بول بالے مری سرکاروں کے

/mushahidrazvi1979

خانوادۂ برکاتیہ مارہرہ شریف

(ایک تعارف)

ڈاکٹر احسن مجتبیٰ صدیقی بدایونی

شعبۂ جغرافیہ، علی گڑھ مسلم یونی ورسٹی

Title for Online Edition

دار الاشاعت برکاتی

خانقاہ برکاتیہ، مارہرہ شریف ضلع ایٹہ (یوپی)

@MushahidRazvi mushahid_razvi

خانوادۂ برکاتیہ مارہرہ شریف

(ایک تعارف)

ڈاکٹر احمد مجتبیٰ صدیقی بدایونی
شعبۂ جغرافیہ، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی

قدیم صوبہ متحدہ کے دار السلطنت اکبر آباد سے ملحق ضلع ایٹہ کے مغربی حصے میں واقع صوفیائے کرام کی مشہور و معروف بستی مارہرہ شریف یعنی حضرت سید شاہ برکت اللہ قدس سرہٗ کے پریم میں ڈوبی ہوئی پریم نگری میں وہ عظیم الشان درگاہ بے کس پناہ برکاتیہ ہے جہاں بڑے بڑے بڑوں نے اپنے سر عقیدت خم کئے، جس کو اپنے دور کے اساطین طریقت نے اپنا مرکز عقیدت بنایا۔ جہاں سے نہ جانے کتنے تشنگانِ معرفت جامِ طریقت پی کر راہِ ہدایت پا گئے۔ یہ خانقاہ شریف آج بھی برصغیر ہند میں لاکھوں عوام اور سیکڑوں علما و مشائخ کا مرکزِ عقیدت ہے۔

یہ درگاہ شریف، درگاہ شاہ برکت اللہ قدس سرہٗ کے نام نامی سے موسوم ہے اور سواد اعظم اہلِ سنت و جماعت کا کوئی ذی علم شخص ایسا نہیں جو اس درگاہ اور درگاہ سے وابستہ خانقاہ کے مشائخ کی دینی، علمی اور ملی خدمات کا معترف نہ ہو۔ ہندوستان میں ہی نہیں بلکہ برصغیر ہند و پاک میں قادریہ سلسلہ کی یہ سب سے بڑی خانقاہ ہے وہ اس لئے کہ سلسلہ قادریہ کا اجرا یہاں کے مرشدانِ کرام کے علاوہ یہاں کے خلفائے عظام کے ہاتھوں سب سے زیادہ عمل میں آیا۔

اس خانوادہ کو یہ امتیاز بھی حاصل ہے کہ امام سلسلۂ قادریہ غوث اعظم سیدنا شیخ عبد القادر جیلانی قدس سرہٗ نے بشارت فرمائی کہ اس خانوادۂ برکات میں سات قطب پیدا ہوں گے اور اپنی تسبیح کے سات دانے حضرت بوعلی شاہ قلندر پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ کے ذریعہ بھجوا کر اس پر مہر تصدیق لگائی۔

عہدِ شاہجہانی کے مشہور و معروف صوفی شاعر صاحب البرکات سلطان العاشقین حضرت سید شاہ برکت اللہ عشقی و پیمی مارہروی کی اس درگاہ میں اپنے اپنے دور کے وہ جید مشائخ آرام فرما رہے ہیں جن کی ایک نگاہِ التفات نے عام انسانوں کو خاص لوگوں کی صف میں لا کر کھڑا کر دیا۔

خانوادۂ برکاتیہ کے اکابر کی ہندوستان آمد و تاریخی پس منظر کو مؤرخ خاندانِ برکات حضرت تاج العلما سید شاہ اولاد رسول محمد میاں قدس سرہٗ اس طرح بیان فرماتے ہیں:

''ہمارا نسب بواسطۂ حضرت زید شہید رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم تک پہنچتا ہے۔ بادشاہان ظالم کے ظلم سے ہمارے دادا سید علی عراقی رحمۃ اللہ علیہ ترک وطن فرما کر قریۂ واسط میں جو مابین عراق عرب و عراق عجم کے ہے، تشریف لا کر قیام پذیر ہوئے۔ جد سادات مارہرہ و بلگرام حضرت سید محمد صغری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے حسب ایمائے سلطان شمس الدین التمش راجا بلگرام (سری نگر) سے جہاد فرمایا۔ اور ۶۱۴ھ میں فتح پائی اس کی خوشی میں سلطان نے بلگرام آپ کو جاگیر میں دے دیا۔ حضرت نے اس کا نام سری نگر سے بدل کر بلگرام رکھا اور وہاں شعائر و مراسم اسلام کو رواج دیا۔ تا زمانۂ حضرت میر عبد الواحد بلگرامی قدس سرہٗ سبھی افراد خانوادہ بلگرام میں سکونت پذیر رہے۔ حضرت میر عبد الواحد قدس سرہٗ کے بڑے صاحبزادے حضرت سید شاہ عبد الجلیل قدس سرہٗ (۹۷۲ھ-۱۰۵۷ھ) عہد جہانگیر میں ۱۰۱۷ھ (ایک

ہزار سترہ ہجری) میں مارہرہ تشریف لائے اور اس وقت سے اب تک حضرت کی اولاد مارہرہ شریف میں مقیم ہے۔

خانقاہ برکاتیہ کے مشائخ کرام تمام سلاسل طریقت میں کی اجازت و خلافت عطا فرماتے ہیں۔ راقم الحروف صرف سلسلہ قادریہ قدیمہ اور سلسلہ چشتیہ قدیمہ (آبائی) کے شجر ہائے طریقت پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہے۔
خانوادۂ برکات کا سلسلۂ چشتیہ کا شجرہ ذیل میں پیش ہے۔

شجرہ سلسلہ قادریہ قدیمہ (آبائی)

شاہ برکت اللہ، میر سید اویس، شاہ عبدالجلیل، میر عبدالواحد، شاہ حسین، شاہ صفی، مخدوم سعد بدھن، شیخ محمد مینا لکھنوی، سید راجو مخدوم جہانیاں، شیخ نورالدین علی، شیخ مجذوب صالح، شیخ کمال الدین کوفی، شیخ سعد الدین ابوالفتوح بغدادی، سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی، شیخ احمد اسود دینوری، شیخ ممشاد دینوری، شیخ ابوالعباس نہاوندی، شیخ عبداللہ خفیف، شیخ جنید بغدادی، شیخ سری سقطی، شیخ معروف کرخی، شیخ داؤد طائی، شیخ حبیب عجمی، خواجہ حسن بصری، سیدنا مرتضیٰ علی رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین، حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔

شجرہ سلسلۂ چشتیۂ قدیمہ

سید شاہ برکت اللہ، میر سید اویس، شاہ عبدالجلیل، میر عبدالواحد، شاہ حسین، شاہ صفی، مخدوم سعد الدین بدھن، مخدوم شاہ محمد مینا، شیخ سارنگ سید راجو مخدوم

جہانیاں، خواجہ نصیرالدین محمود چراغ دہلوی، حضرت نظام الدین اولیاء، بابا فریدالدین گنج شکر، خواجہ بختیار الدین اوشی کاکی، خواجہ خواجگاں، حضرت معین الدین چشتی، خواجہ عثمان ہارونی، حاجی شریف زندنی، حضرت مودود چشتی، خواجہ ناصر الدین ابو یوسف، خواجہ محمد بن احمد، خواجہ ابواحمد ابدال، خواجہ ابو اسحاق شامی، خواجہ ممشاد علو دینوری، خواجہ ہبیرہ بصری، حضرت حذیفہ مرعشی، حضرت ابراہیم ادہم، خواجہ فضیل عیاض، خواجہ عبدالواحد زید، خواجہ حسن بصری، امیر المؤمنین حضرت مرتضیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین۔ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ۔

امام سلسلۂ برکاتیہ شاہ برکت اللہ قدس سرہٗ کے اوپر سرکار غوثیت مآب کے عشق کا غلبہ تھا اور اسی کے زیر اثر حضور صاحب البرکات قدس سرہٗ، سرکار کالپی حضرت سید شاہ میر فضل اللہ کالپوی قدس سرہٗ العزیز کے پاس حاضر ہوئے۔ سرکار کالپوی نے حضور صاحب البرکات کو گلے لگاتے ہوئے ارشاد فرمایا ''دریا بہ دریا پیوست'' اور تمام سلاسل عالیہ قادریہ کی خلافت اور اجازت سے سرفراز فرمایا اور یہیں سے اس خانوادۂ عالیشان میں سلسلہ قادریہ جدیدہ کا اجرا عمل میں آیا۔ حضور صاحب البرکات کے دو صاحبزادے ہوئے۔ سرکار کلاں حضرت سید شاہ آل محمد صاحب (۱۱۱۱ھ-۱۱۶۴ھ) و سرکار خورد حضرت سید شاہ نجات اللہ قدس سرہما۔ سرکار کلاں حضرت سید شاہ آل محمد صاحب ہی کی نسبت سے یہ خانقاہ شریف بڑی سرکار کہی جاتی ہے۔

حضور غوث پاک کی بشارت سے جن اقطاب کی نشاندہی کی گئی ان کے اسمائے گرامی ذیل میں پیش ہیں:

(۱) حضرت سید شاہ برکت اللہ مارہروی (۲) حضرت سید شاہ آل محمد مارہروی (۳) حضرت سید شاہ حمزہ عینی مارہروی (۴) حضرت سید شاہ آل احمد اچھے میاں مارہروی (۵) حضرت سید شاہ ستھرے میاں مارہروی (۶) حضرت سید شاہ آل رسول احمدی (۷) حضرت سید شاہ مہدی حسن صاحب (۸) حضرت سید شاہ

ابوالحسین احمد نوری قدست اسرارہم۔ ان اقطاب کے علاوہ جن مشائخ مارہرہ نے اس سرزمین سے شریعت وطریقت، تصوف ومعرفت اور خدمت خلق کے جام عالم اسلام میں تقسیم کیے ان کے نام ذیل میں پیش ہیں:

(۱) برکات ثانی حضرت سید شاہ حقانی (۲) حضرت سید شاہ اولاد رسول (۳) حضرت سید شاہ غلام محی الدین امیر عالم (۴) حضرت سید شاہ محمد صادق (۵) حضرت سید شاہ اسماعیل حسن شاہ جی میاں (۶) حضرت سید شاہ مہدی حسن صاحب (۷) حضرت سید شاہ اولاد رسول محمد میاں مارہروی (۸) حضرت سید العلما سید شاہ آل مصطفیٰ سید میاں مارہروی (۹) حضرت احسن العلما سید شاہ مصطفیٰ حیدر حسن میاں مارہروی (۱۰) وارث پنجتن حضرت سید شاہ یحییٰ حسن میاں (۱۱) سید ملت حضرت سید آل رسول حسنین میاں نظمی قدست اسرارہم۔

خانقاہ برکاتیہ کی شناخت کرانے کے لیے ہمارے اسلاف کرام قدس سرہم نے الحمدللہ، بہت علمی اور روحانی اثاثہ چھوڑا ہے اور اس خاندانی ورثے سے استفادہ کرکے ان کے اخلاف اس سلسلے کو آگے بڑھانے کی میں کوشاں ہیں۔ مارہرہ شریف کی یہ خانقاہ ہر دور میں اپنی روحانی اقدار کی بنیاد پر پہچانی گئی، مارہرہ اپنی علمی توانائی کی بنیاد پر پہچانا گیا۔ حضرت سید میر عبدالواحد بلگرامی سے قبل کے بزرگوں کا ذکر کرنا اگر شروع کریں تو تعارف کتابچہ کی شکل اختیار کرلے گا۔ لہٰذا بات صاحب سبع سنابل مجدد عصر حضرت سیدنا میر عبدالواحد بلگرامی قدس سرہ السامی سے شروع کرتے ہیں جنھوں نے مسلک اور مشرب دونوں کے تحفظ کے لیے سبع سنابل میں وہ نسخہ تجویز کیا جس سے ایمان کو تازگی اور عقیدہ کو بالیدگی حاصل ہوئی۔ پھر اس قبیلے کے عظیم فرزند حضرت میر سید عبدالجلیل بلگرامی بلگرام سے ہجرت کرکے مارہرہ کی سر زمین پر تشریف لائے، جنھوں نے صدق وصفا کی بساط بچھائی اور گم گشتگان راہ کو ایمانی راحتیں اور قلب کو روحانی مسرتیں عطا فرمائیں۔ زمانہ شاہد ہے کہ سرکار

عبدالجلیل کے فیضان سے راہزنوں کا مارہرہ راہبروں کا مارہرہ ہوتا چلا گیا، صوفیوں اور عالموں کا مارہرہ ہوا۔ انہیں میر سید عبدالجلیل کے گھر سے علم وآگہی اور درویشی کی ایک کرن پھوٹی جسے زمانے نے صاحب البرکات کہہ کر پکارا جو مملکت روحانیت کا تاجدار اور عشق ومحبت کا علم بردار تھا۔ اسی نے پیم نگر برکات نگری کو روحانیت کا منبع بنا دیا۔ روحانیت ایسی کہ ان کے آستانے پر جبین عقیدت خم کرتا ہوا نظر آیا۔ صاحب برکات کی وہ شان استغنا تھی کہ ہر خاص وعام اس کی کشش میں کھچ آئیں اور بڑے بڑے سلاطین وطن باریابی کی اجازت چاہیں اور باریابی نہ ملے۔ صاحب البرکات جب پیم پرکاش کا الکھ جگالیں تو عشق ومحبت کے رموز واسرار منکشف ہوجائیں۔ اپنے پاس بیٹھنے والوں کو مملکت سلوک، فقرودرویشی زیور سے آراستہ وپیراستہ فرما کر منصب ولایت پر فائز کردیں۔ قلم اٹھالیں تو محققین عصر کہنے لگیں کہ اگر شاہ برکت اللہ کی شعری کاوشوں کو تاریخ اردوادب میں شامل وشمار نہ کیا جائے تو زبان وادب کے مقدمے نامکمل رہ جائیں، استاذ المحققین شاہ آل محمد جب مصلے پر بیٹھ جائیں تو عبادت وریاضت کے معیار آپ کی عبادت وریاضت سے طے کیے جانے لگیں، برکات ثانی شاہ حقانی جب ترجمہ اور تفسیر کے میدان میں آئیں تو مفسرین زمانہ انگشت بدنداں ہوجائیں۔ اسدالعارفین شاہ حمزہ کی سیف یمانی جو بے نیام ہو تو عدو مقابل ہونے سے تھرتھرائے۔ ان کی کاشف الاستار شریف جب منکشف ہونے پہ آئے تو علوم وفنون کے دریا رواں دواں ہونے لگیں۔ شمس مارہرہ حضور سید شاہ آل احمد اچھے میاں صاحب جب منصب نیابت غوثیت پر جلوہ گر ہوں تو قادریت اُن پر ناز کرے۔ خود غوث اعظم اپنے شہزادے کو اپنے لاڈلے مرید اور عاشق کی آغوش تربیت میں روانہ فرمادیں، زمانہ گواہ ہے جب اچھے میاں مارہرہ میں موجود تھے تب اچھے سے اچھا اس بارگاہ میں آکر اچھا بننے کا طالب نظر آتا تھا۔ وہیں حضور اچھے میاں جب علم وفن کو مرتب کرنے کا ارادہ کریں تو ۳۲ جلدوں پر مبنی ''آئین احمدی''

جیسا مختلف علوم وفنون کا انسائیکلوپیڈیا زمانے کو عطا فرمادیں۔ شمس مارہرہ کی ولایت مارہرہ کی گلیوں تک محدود نہ تھی بلکہ چہار دانگ عالم میں شمس دین وملت کا ڈنکا بج رہا تھا۔ سراج المحدثین شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی جیسے شہر یار علم وحکمت شمس مارہرہ کی جانب نہ صرف عقیدت اور محبت کے جذبے سے دیکھتے تھے، بلکہ شمس مارہرہ اوران کے خانوادے کے علم وفضل کا اعتراف بھی فرماتے تھے۔ کبھی حضرت شاہ نیاز بریلوی قدس سرہ قادریت کے اس دریا سے سیراب ہونے کے لیے نیاز مندی کے ساتھ ملتفت ہوتے رہتے تھے۔ شمس مارہرہ کا گھران کے علم وعمل کی روشنی سے ایسا جگمگا رہا تھا کہ علمائے بدایوں نے ایک ہی دفعہ میں اس آفتاب شریعت وطریقت کی روشنی دیکھ کر اپنی صبح وشام مارہرہ کے نام کردی۔ اللہ اللہ!! وہ آل احمد کی نظر عنایت کہ بدایوں کو اپنی جاگیر کہہ دیں تو اس شہر علم وادب وروحانیت کی قسمت چمک اٹھے۔ اپنے خلیفہ خاص افضل العبید حضرت شاہ عین الحق عبدالمجید عثمانی بدایونی قدس سرہ پر ایسی نگاہ التفات فرمائی کہ ان کے ''مولوی'' کی چوکھٹ علم وفضل کا گہوارہ بن گئی۔ اچھے میاں نے شاہ عین الحق کو اپنا ''مولوی'' کیا کہا کہ پورا محلّہ ہی ''مولوی محلّہ'' ہوگیا۔ کسی کے ہاتھ میں سیف الجبار دی تو کسی کے سر پر علم وفہم وآگہی کا تاج رکھ دیا، کسی کو صاحب اقتدار کیا، کسی مفتی کو نابغۂ روزگار کیا ۔ یہ ہے مارہرہ کا فیضان جسے دیکھ کر ہر بدایونی یہی پکارتا نظر آیا۔

بڑی سرکار ہے سرکاروں میں سرکار مارہرہ

انہیں آل احمد کے لخت جگر، نور نظر، خاتم الاکابر سید شاہ آل رسول احمدی جب مسند آل احمدیہ پر جلوہ فگن ہوئے تو زمانہ شاہد ہے کہ دنیائے سنیت کو ایک ایسا نایاب تحفہ دیا جو آل رسولی فیض پاکر نہ صرف خود اعلیٰ ہوا بلکہ پوری جماعت کو اعلیٰ نظریات وافکار سے آشنا کردیا۔ جب دودمان نبوت کے اس فرزند جلیل نے اس ۲۲ر سالہ نوجوان کے ہاتھ میں غوث اعظم کی امانت سپرد کی تو وہی نوجوان مجدد مأۃ حاضرہ

اور اعلیٰ حضرت جیسے القاب کا حامل اور آفاقی شہرتوں کا مالک ہوتا نظر آیا اور جب انہیں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا سے سوال کرو کہ اے فقیہ العصر، محدث دوراں آپ علم وآگہی اور فکر وفن کی دولت کہاں سے لائے؟ تو ان کی عقیدت اور وابستگی یوں پکار اٹھتی ہے:

کیسے آقاؤں کا بندہ ہوں رضؔا
بول بالے مری سرکاروں کے

تری نسل پاک میں ہے بچہ بچہ نور کا
تو ہے عین نور تیرا سب گھرانا نور کا

یہی وہ آل رسول احمدی ہیں کہ جن کے علم وفضل کا شہرہ گنگا کی وادیوں سے نکل کر جمنا کی آغوش تک پہنچا تو سرکار مخدوم سمناں رضی اللہ عنہ کے جلیل القدر شہزادے سید شاہ علی حسین اشرفی میاں قدس سرہ محبت آل رسول کی ڈور میں کھنچے چلے آتے ہیں اور ''خاتم الخلفا'' کے لقب سے نوازے گئے۔

تحدیث نعمت کے طور پر کہتا ہوں کہ خانقاہ برکاتیہ کے دامن میں وہ لعل و گوہر ہیں کہ زمانے میں جن کی مثال عنقا ہے۔ برکاتی کارخانۂ سلوک ومعرفت کل بھی متحرک وفعال تھا اور آج بھی طالبان شریعت وطریقت کے لیے ہمہ وقت کھلا ہوا ہے۔ اسی کارخانۂ روحانیت ونورانیت سے اس حسینی اور بتولی بقعۂ نور کا ظہور ہوا۔ جس کا نام بھی نوری اور کردار واطوار بھی نورانیت کا منبع یعنی نور العارفین خاتم اکابر ہند سیدنا شاہ ابوالحسین احمد نوری۔ یہ وہ احمد نوری ہیں جو عارفوں کے قلب کا سرور اور عابدوں کی آنکھوں کے نور ہے۔

الحمدللہ! اس ذات نوری کے سامنے اپنے وقت کے جید علما محدثین ومحققین

محض نسبت کی بنیاد پر سر عقیدت خم نہیں کرتے ہیں بلکہ علمیت کی بنیاد پر، شریعت و طریقت کی پاس داری کی بنیاد پر وہ ذات مرجع خلائق بنتی ہوئی نظر آتی ہے۔ سرکار نور کبھی تعویذ نگاری کو مستقل فن کی شکل دے رہے ہیں تو کبھی تشنہ گان معرفت کو صہبائے قادریت وچشتیت پلا رہے ہیں، طالبان سلوک کو بقا باللہ اور فنا فی اللہ کے رموز و اسرار سے آشنا کروا رہے ہیں تو کبھی راہ سلوک میں ذکر اثبات ونفی سے تاریک دلوں کے طاقوں کو روشن کر رہے ہیں۔ وہی تاجدار طریقت جب قلم اٹھاتا ہے تو سلوک وتصوف کا دستور مرتب کر دیتا ہے۔ تشنگان معرفت کے دلوں کی تاریکیوں کو دور کرنے کے لیے ''سراج العوارف فی الوصایا و المعارف'' عطا فرماتا ہے۔ یہ وہ درس گاہ نوری تھی جہاں اپنے وقت کے مجدد و محدث زانوئے ادب تہہ کیے ہوئے علم جفر سیکھ رہے ہیں اور جب ان کو اس ذات نوری کا عرفان ہوتا ہے تب حقیقی اعتراف کے ساتھ پکار اٹھتے ہیں:

برتر قیاس سے ہے مقام ابوالحسین
سدرہ سے پوچھو رفعت بام ابوالحسین

یہ وہی ذات نوری ہے جو امام احمد رضا فاضل بریلوی کے چھے ماہ کے صاحب زادے منھ میں انگشت ڈال دیں تو وہ صاحبزادے ولایت وبزرگی کے غماز ہو جائیں۔ ایسا مفتی اعظم و عالم اسلام بن جاتا ہے کہ لاکھوں لاکھ ہندیا نے خدا اس توحید و معرفت کے جام پیتے نظر آتے ہیں، اس دور کا کوئی ایسا بڑا عالم وفاضل نہیں جو سرکار نور کی اس نوری کرامت سے فیض یاب نہیں۔ جب اس نوری مرید اور خلیفہ سے پوچھو کہ یہ دولت کہاں سے لائے تو جواب یوں ملتا ہے ۔

فقط نسبت کا نوری ہوں حقیقی نوری بن جاؤں
جو دیکھے مجھ کو تو یہ کہہ اٹھے نوری میاں تم ہو

تاریخ شاہد ہے خانقاہ برکاتیہ نے تصوف وسلوک کے پیغام کو عام کرنے

کے ساتھ ساتھ معاشرتی ترقی، سماجی بہبود اور ملت و جماعت کی شیرازہ بندی کے لیے بھی بڑے احسن انداز میں سعی جمیل کی ہے۔ یہ بات بھی مسلم ہے کہ مارہرہ کے مشائخ نے دین کے معاملے میں کسی سے سمجھوتہ نہ کیا اور نہ کبھی شریعت وطریقت کے پیمانے تجاوز کیا۔ یہی وجہ ہے کہ آج تک ان کی اولادوں کو لوگ اعتماد کی نظروں سے دیکھتے ہیں۔

مجدد برکاتیت حضرت سید شاہ ابوالقاسم اسماعیل حسن المعروف بہ شاہ جی میاں قدس سرہٗ اور ان کے خلف و جانشین حضرت تاج العلما سید شاہ اولادِ رسول محمد میاں قدس سرہٗ نے علمی، ادبی، روحانی، سماجی، ملی و سیاسی سطح پر خانقاہ کے موقف کو ظاہر فرماتے ہوئے گراں قدر خدمات انجام دیں۔ ان حضرت کرام نے علوم دینیہ کی ترویج و اشاعت، مذہب ومسلک میں تصلب اور استقامت فی الدین کو مقدم رکھتے ہوئے خانقاہ برکاتیہ کے مشائخ کے پیغام کو آگے بڑھایا۔ خانقاہی نظام کو استقلال کے ساتھ نہ صرف رائج کیا بلکہ اس میں خوش گوار اضافے فرمائے۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت شاہ جی میاں قدس سرہ کے دور کو خانقاہ برکاتیہ کا نشاۃ ثانیہ تصور کرتے ہیں اور حضرت کی ذات کو مجدد برکاتیت سے تعبیر کرتے ہیں۔

حضرت شاہ جی میاں اور حضرت تاج العلما قدس سرہما نے مراسم دیرینہ کو زندہ وجاوید رکھنے کے لیے مؤثر اقدامات کیے۔ حضرت تاج العلماء قدس سرہ نے اپنے والد ماجد کی سرپرستی میں خانقاہ برکاتیہ میں بڑے زرین اصول وضوابط قائم کیے۔ شریعت مطہرہ کی پابندی کو لازمی امر جانتے ہوئے اس کا نفاذ فرمایا، بہت استقلال کے ساتھ علم کی اہمیت کا احساس کرتے ہوئے لوگوں کو علم حاصل کرنے کی ترغیب دی، کتب خانے کا قائم کیے، مفید دینی کتب جمع کیں، رسائل اور جرائد شائع کیے۔ ان کے دونوں تربیت یافتہ ہمشیر زادے سید العلما و احسن العلما خانقاہ شریف میں دینی تعلیم کے فروغ کے لیے سنجیدہ کوششیں فرماتے رہے، اس دور کے مقتدر علمائے

دین حضرت تاج العلما کے زیر تربیت رہے اور خانقاہ شریف سے مذہب ومسلک کی خدمات انجام دیتے رہے۔تاج العلماء ایسے ہی تاج العلماء نہیں کہلائے بلکہ علم و عمل،سلوک وتقویٰ کے ساتھ تاریخ خاندان برکات،اصح التواریخ،خیر الکلام فی مسائل الصیام،انسداد قربانی،التحقیقات الشرعیہ،فضائل رمضان،البرہان القوی علی عدم جواز التراویح خلف الصبی،مجموعہ فتاوی وغیرہ جیسی متعدد کتب تصنیف فرما کر اہل خاندان اور وابستگان کو دین پر چلنے اور دین سمجھنے کا سلیقہ عطا کیا۔آج وہی کاوشیں اس دور میں خانقاہِ برکاتیہ کو دوسری خانقاہوں کے مابین ممتاز کرتی ہیں۔

کبھی کبھی یہ سوال بھی سامنے آجاتا ہے کہ خانوادۂ برکات کی وہ کیا خدمات ہیں جو جماعت اہل سنت کے لیے ماضی وحال میں باعث افتخار ہوں؟ تو اس سلسلے میں عرض ہے کہ آج تو الحمدللہ خانقاہیں اور مدارس بہت ہی اطمینان بخش حالات میں ہیں۔مسجدوں، مدرسوں اور خانقاہوں کے لیے ہر سمت سے دست تعاون دراز ہے۔قوم میں وہ زبوں حالی نہیں ہے جو ماضی میں رہ چکی ہے۔لیکن آزادی سے قبل جب معاملات اتنے منظّم نہ تھے،ملک کا سیاسی نظام کروٹیں بدل رہا تھا۔اس دور کی سیاست مسلمانوں کو صحیح راستے سے الگ کرنے کے لیے اپنے کہلانے والوں ہی کے ذریعہ گمراہی کے دلدل میں پھینکوا رہی تھی۔ان حالات میں بھی سادات مارہرہ اپنی تقریر وتحریر کے ذریعہ جماعت کو ایک معتدل موقف دے رہے تھے۔کیا ہماری جماعت حضور سید العلما مارہروی کی اس قربانی کو فراموش کرسکتی ہے کہ وہ اپنی خانقاہ اور حلقۂ مریدین چھوڑ کر جماعت کی شیرازہ بندی کی خاطر ممبئی کی ایک مسجد کی امامت کو فوقیت دے رہے ہیں۔حضرت سید العلماء کی محنت رنگ لائی، پورے اہل سنت و جماعت کو آپ ایک پلیٹ فارم پر لے آئے ،آل انڈیا سنی جمعیۃ العلما کا قیام عمل میں آیا۔نتیجتاً جماعت اہل سنت کا قد اونچا ہوا، ہمیں ایک نئی شناخت حاصل ہوئی۔حکومت کے ایوان ملت اسلامیہ کے سلسلے میں

فیصلہ لینے سے پہلے سید مارہرہ کے موقف کی طرف ضرور دیکھتے تھے، کیوں کہ وہ جانتے تھے کہ یہ ان کا تنہا موقف نہیں ہے بلکہ تمام اہل سنت اس پر متفق ہیں۔لہٰذا وہی ہوتا اور وہی مانا جاتا تھا جو سید العلما چاہتے تھے۔دو چار معاملات نہیں بلکہ آزادی کے بعد جتنے بھی مسائل ہماری قوم کے سامنے آئے اُن کے حل کے لیے حضرت اسماعیل حسن شاہ جی میاں قدس سرہٗ سے لے کر آج تک خادمان صاحب البرکات استقامت دین اور مذہب ومسلک میں تصلب کے ساتھ مخلص خدمات انجام دیتے نظر آئے۔تحریک آزادی، تقسیم ہند کے معاملات، مسلم لیگ کی قیادت کا معاملہ، ترک موالات، خلافت موومینٹ، فرقِ باطلہ کا ردِ بلیغ، تحفظ ناموس رسالت کی مہم، قاضی بل، مسلم پرسنل لا، شاہ بانو کیس یا بابری مسجد کا تحفظ، ہر ایک مسئلے پر خانقاہِ برکاتیہ کا اپنا ایک الگ موقف رہا، اپنی طرف سے ان تمام معاملات پر خانوادۂ برکات نے مفید اقدامات کیے، رب تعالیٰ نے دست گیری کی اور کامیابی سے سرفراز فرمایا۔فالحمدللہ علی ذلک۔

ممبئی کی سرزمین پر آج جو دین وسنیت کا پرچم لہرا رہا ہے وہ حضور سید العلما کی مسلسل کاوشوں کا نتیجہ ہے۔آج ہندوستان کے طول وعرض میں جو مدارس اسلامیہ کثیر تعداد میں نظر آتے ہیں ان میں سید العلما اور احسن العلما قدس سرہما کی مشترکہ کاوشوں کا اہم کردار رہے۔ایک بھائی نے خانقاہ سے باہر رہ کر ملت اور جماعت سازی کا کام کیا۔تو دوسرے بھائی یعنی حضور احسن العلما قدس سرہ نے بڑی مستقل مزاجی کے ساتھ خانقاہی نظام کے تحفظ میں امتیازی کردار نبھایا۔انہوں نے قدیم اور جدید اقدار میں ٹکراؤ نہیں ہونے دیا، بلکہ اپنے متوسلین کو نہایت متوازن اور مفید خانقاہی و مذہبی اقدار وروایات سے روشناس کرایا، جو موجودہ زمانے کے حساب سے بالکل درست اور فائدے مند ہیں۔حضور احسن العلما قدس سرہٗ نے زندگی میں دو چیزوں کو بہت مرغوب رکھا علم اور عالم۔علم کی ترویج کے لیے ہمیشہ کوشاں رہے اور علما کی خود بھی

توقیر کرتے رہے اور اپنے عمل سے دوسروں کو ان نائبین رسول کی توقیر و تعظیم کا درس دیتے رہے۔ حضور احسن العلماء کے دور میں اگر کہیں بھی اور کسی بھی سنی پلیٹ فارم سے کسی علمی کام کی شروعات ہوتی تو حضرت والا اس علمی کام میں بڑے احسن طریقے سے تعاون فرماتے۔ آج ان کے لائق و فائق فرزندانِ گرامی جن اعلیٰ مناصب پر فائض ہیں اور اپنی ملی خدمات کے حوالے سے ممتاز ہیں وہ انہیں کی دکھائی ہوئی راہ ہے۔ انہیں علم کی دولت دلوائی، اس نصیحت کے ساتھ کہ پیری و مریدی کو کاروبار نہ بنانا۔ الحمدللہ ثم الحمدللہ یہ فرزندان گرامی اپنے والد ماجد کی نصیحت پر قائم ہیں اور رہیں گے۔ نہ جانے کتنے مدارس، دارالعلوم اور عصری علوم کے ادارے وہ ہیں جو ان کی نگاہ خاص سے مستفیض تھے اور آج ان کی دعاؤں سے معروف ہیں۔ موجودہ صاحب سجادہ حضور امین ملت پروفیسر سید شاہ محمد امین میاں صاحب کی سرپرستی میں آج علم وفن کا جو گلستاں علی گڑھ میں ''جامعہ البرکات'' کے نام سے مہک رہا ہے وہ بھی حضور احسن العلما قدس سرہٗ کا ایک خواب تھا، جو ان کے لائق صاحبزادگان نے بفضلہٖ تعالیٰ پورا کیا۔ وہ علوم دینیہ کے ساتھ ساتھ قوم کو عصری علوم کے حوالے سے بھی بہت مضبوط اور مستقبل میں باوقار اور باعظمت مقام پر فائز دیکھنا چاہتے تھے۔ شاید یہی وجہ ہے کہ ان کی ظاہری حیات میں اور اب بھی ان کی ذات مرجع علما و مشائخ اور مقبول عوام و خواص ہے۔ جب بھی سواد اعظم اہل سنت میں کوئی تنازعہ یا اور کوئی اہم مسئلہ درپیش ہوتا تو علمائے کرام کی مرکز توجہ حضور احسن العلما کی ذات ہوا کرتی تھی، اور جب کبھی ایسا ہوا تب تب انہوں نے اپنے فہم و تدبر سے جماعت کی بڑے احسن طریقے سے رہنمائی فرمائی۔

انہوں نے اپنے اہل خاندان اور متوسلین کو دین متین کی اُن تمام اقدار سے روشناس کرایا جو ایک اچھے کردار کی نشو و نما کرتی ہیں اور پھر عصری علوم کی طرف بھیجا تاکہ دنیا میں کامیابی حاصل ہو اور دوسروں کو ہماری ذات سے فائدہ

پہنچے۔ یہ وہ خصائص ہیں جنھوں نے ان کی ذات کو نہ صرف ممتاز و نمایاں کیا بلکہ اسی بنیاد پر ان سے ملنے اور برتنے والے لوگ ان کو اور ان کی خانقاہ کو اپنے عہد کے مشائخ اور خانقاہوں کی آبرو تصور کرنے لگے۔

ہمارے بزرگ علم دوست اور علم والوں کی توقیر کرنے والے تھے۔ یہاں کے تمام مشائخ صاحب تصانیف کثیرہ تھے۔ جنھوں نے اپنے رشحات قلم سے صحافت اسلامی کو مالا مال کیا۔ اگر ان حضرات کی قلمی نگارشات کو شمار کیا جائے تو ۲۵۰ سے زائد کتابیں مشائخ مارہرہ نے تصنیف فرمائی ہوں گی۔ خانقاہ برکاتیہ کے موجودہ صاحب سجادہ حضرت امین ملت پروفیسر سید شاہ محمد امین میاں صاحب نے ایک نعرہ بلند کیا ہے۔ ''آدھی روٹی کھایئے۔ بچوں کو پڑھایئے''۔ اس تحریک کو عملی جامہ پہنانے کے لئے علی گڑھ میں ۱۲۵ بیگھہ زمین پر عصری علوم کا ادارہ جامعہ البرکات کھولا گیا۔ آج الحمد للہ طلبہ و طالبات کے لئے مع ہاسٹل کی سہولت کے ایک عمدہ CBSE اسکول، ایم. بی.اے. انسٹی ٹیوٹ، بی.ایڈ انسٹی ٹیوٹ، بی. بی.اے اور بی.سی.اے کالج، البرکات اسلامک ریسرچ اینڈ ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ، غریب بچوں کے لئے ایک البرکات آفٹر نون اسکول کھولا گیا ہے۔ (جس میں کتابیں و ڈریس سب بنا کسی رقم کے حصول کے مہیا کرائی جاتی ہیں)۔ قوم کے کم تعلیم یافتہ نوجوانوں کے لئے ابھی البرکات کمیونٹی کالج بنایا ہے جس میں Professional Courses شروع ہو چکے ہیں۔ ممبئی اور سورت میں البرکات ایجوکیشنل سوسائٹی کے زیر سرپرستی دو عمدہ اسکول چل رہے ہیں۔ مارہرہ شریف میں ایک عمدہ CBSE Affliated مارہرہ پبلک اسکول مارہرہ میں کھولا۔ جو قصبے کے اطراف و جوانب کے لوگوں کو علم سے فیض یاب کر رہا ہے۔ دینی علوم کی ترویج و اشاعت کے لئے مدرسہ قاسم البرکات (قدیم) و جامعہ احسن البرکات قائم کیا تاکہ باوقار علمائے کرام یہاں سے فارغ ہو کر دین کی خدمت انجام دیں۔ حضرت صاحب سجادہ امین ملت پروفیسر سید محمد امین میاں

صاحب (پروفیسر وسابق صدر شعبۂ اردو، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی علی گڑھ) اوران کے برادران گرامی حضرت سید محمد اشرف صاحب جو Indian Revenue Service میں Chief Income Tax Commissioner ہیں اور دوسرے برادر جناب سید محمد افضل صاحب جو مدھیہ پردیش میں Additional Director General of Police ہیں و حضرت رفیق ملت سید شاہ نجیب حیدر نوری، سجادہ نشین خانقاہ برکاتیہ ملک گیر پیمانے پر تعلیم کو عام کرنے کی کوشش کر رہے ہیں، الحمد للہ۔ خانقاہ برکاتیہ کی جانب سے متعدد رفاہی کام اور اجتماعی شادیوں کا اہتمام ہوتا ہے۔ عوام کے لیے Medical Camps وغیرہ لگائے جاتے ہیں۔ مالی طور سے کمزور طلبہ کی مالی امداد کی جاتی ہیں۔ رب العزت خانقاہ برکاتیہ کے فیض کو چہار دانگ عالم میں عام فرمائے اور امت مسلمہ کو اس روحانی مرکز سے اصلاح اور تربیت کے جام صبح قیامت تک ملتے رہیں۔ (آمین)